نعتِ حضورؐ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتوں کا دلپذیر دلکش مجموعہ

از

حضرت بہزاد لکھنوی

ناشر مکتبہ بُرہان دہلی قرول باغ

مطبوعہ جید برقی پریس بلیماران دہلی

۷۸۶

حضرت بہزاد لکھنوی ہندوستان کے مشہور اور محبوب شاعر ہیں۔ آپ کی قدرتِ کلام کا یہ عالم ہو کہ غزلیں نظمیں اور گیت اُردو اور ہندی دونوں زبانوں میں بے تکلف اور فی البدیہ لکھتے ہیں۔ زبان نہایت سہل اور سلیس ہوتی ہے اور خیالات عموماً مانوس اور سنجیدہ۔ ہر جمعہ کو تلاوت کلام مجید کے بعد آپ اپنا تازہ نعتیہ کلام دہلی کے آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن سے نشر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یوں بھی آپ کی غزلیں اور گیت مختلف ریڈیو اسٹیشنوں سے اکثر نشر ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کی عام مقبولیت کی دلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ آپ کی کئی مشہور غزلیں ہیں جن کو گلی کوچوں میں بچے اور عوام چلتے پھرتے اور اُٹھتے بیٹھتے پڑھتے ہیں اور ان سے لطف اُٹھاتے ہیں۔ جس مشاعرہ میں آپ شریک ہوتے ہیں رونقِ بزم اور زینتِ محفل بن کر رہتے ہیں۔ کلام کی سادگی اور دلکشی حسنِ ترنم کے ساتھ مل کر بہت سے خاموش اور متین سامعین سے بھی خراج تحسین حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

آپ کے کلام کے متعدد مجموعے شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ اب مکتبہ بُرہان کی طرف سے آپکی نعتوں کا ایک مختصر سا مجموعہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ مجموعہ کہنے کو تو گنتی کی صرف ساٹھ نعتوں پر مشتمل ہے لیکن اربابِ ذوق ان کا مطالعہ کر کے اندازہ کرینگے کہ ان میں سے ایک ایک نعت میں شاعر نے اپنے دل اور جگر کے ٹکڑے نکال کر کاغذ پر بکھیر دیئے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ شاعر نے اپنے اخلاص و وفا سے بھرے ہوئے جذبات کو رشتہ

نظم میں یہ ذکر سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کی بارگاہ فلک پناہ میں خراج بندگی کی ایک ایسی خوشنما مالا نذر کی ہے جس کی چمک سے دیدۂ روزگار میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت بہزادؔ اُن خوش نصیب شاعروں میں سے ہیں جن کو قدرت نے زبان دانی اور قدرتِ کلام کے جوہر کے ساتھ ایک دلِ دردمند اور روحانی سوز و گداز کی دولت سے بھی نوازا ہے۔ شعر پڑھتے وقت آپ کی آنکھوں میں جو آنسو چمکتے رہتے ہیں اور چہرہ پر جو والہانہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے وہ آپ کے دل کے حقیقی سوز و گداز کی آئینہ بردار ہوتی ہے۔ اسی بنا پر آپ کی نعتوں کی یہ خاص خصوصیت ہے کہ اُن میں ایک خاص طرح کی التجائیت، استرحام، اور کرم طلبی پائی جاتی ہے جو سلاست بیان کے ساتھ مل کر سُننے والوں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی، اور اربابِ وجد و حال اسے سُن کر سر دُھننے لگتے ہیں۔ توی توقع ہے کہ دوسرے مجموعہائے کلام کی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر حضرت بہزادؔ کے نقوش اخلاص و نیاز کا یہ چھوٹا سا گلدستہ بھی عوام و خواص میں، مردوں اور عورتوں میں بچوں اور بچیوں میں مقبول ہوگا اور وہ اسے پڑھ کر "ہم خرما و ہم ثواب" کے مطابق لطف کا لطف اور ثواب کا ثواب حاصل کرینگے۔

سعید احمد اکبر آبادی
ایم۔ اے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہاتھ میں دامانِ شاہِ دوجہاں رکھتا ہوں میں
اپنے قبضہ میں زمین و آسماں رکھتا ہوں میں

میں زباں کو صرفِ آہ و شور و شیون کیوں کروں
صرف اُن کی نعت پڑھنے کو زباں رکھتا ہوں میں

میری کشتی چھوڑ دے بطحا کی جانب ناخدا
اپنے دل میں خوفِ طوفاں کا کہاں رکھتا ہوں میں

سرورِ کون و مکاں پر کیوں نہ صدقے جاؤں میں
اُن کے صدقے میں لبِ گوہرفشاں رکھتا ہوں میں

مجھ کو تو مطلوب گلیاں ہیں دیارِ پاک کی
دُور دل سے حسرتِ کون و مکاں رکھتا ہوں میں

یہ وہ دولت ہے کہ جس پر گنجِ قاروں بھی نثار
دل میں اپنے عشقِ احمد کو نہاں رکھتا ہوں میں

ورنہ اے بہزاد میں کیا کیا یہ میری شاعری
فیض ہے اُن کا جو یہ نام و نشاں رکھتا ہوں میں

(۲)

دہر کے ہادی شاہِ ہدا مالکِ کوثر صلِ علیٰ
وجہ بنائے اللہ ختمِ پیمبر صلِ علیٰ

آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں آپ سے بہتر کوئی نہیں
سب سے ہیں افضل اور برتر سب سے ہیں بہتر صلِ علیٰ

مظہرِ ذاتِ ربِ علا مرکزِ چشمِ فکر و رسا
پشت پناہ ہر دو سرا شافعِ محشر صلِ علیٰ

آپ کی ہے ہر سو تنویر کیسا قمر کیسا مہرِ منیر
آپ کی ہے تابانی سے دہر منور صلِ علیٰ

کون نہیں ممنونِ کرم کس کی نہیں ہے گردن خم
صاحبِ لطف وجود وسخا ساقیِ کوثر صلِ علیٰ

آپ ہیں نبیوں کے سرتاج آپنے پائی ہے معراج
نوحؑ کے ہمدم کیا کہنا خضرؑ کے رہبر صلِ علیٰ

طیبہ کی ہے حسرت بہزاد رہتا ہوں میں ہردم ناشاد
رہتا ہے اکثر لب پہ درود کہتا ہوں اکثر صلِ علیٰ

(۳)

تجھ بن تڑپ رہے ہیں دونوں جہان والے
اے زینتِ مدینہ اے آن بان والے

تیری نوازشوں سے پُرنور ہو رہے ہیں
یہ ماہ و مہر و انجم یہ آسمان والے

تیرے بغیر کچھ بھی ان کی نہیں حقیقت
تیرے نشاں کے صدقے میں ہیں نشان والے

تو صاحبِ حقیقت تو مرکزِ عقیدت
پڑھتے ہیں تیرا کلمہ دونوں جہان والے

تیرے ہی آستاں پر سر کو جھکا رہے ہیں
دل والے آنکھ والے سر والے جان والے

ظاہر کیا تجھی نے کعبہ کی عظمتوں کو
کعبہ ہے تیرے دم سے کعبہ کی شان والے

بہزاد میری آنکھیں روتی ہیں اشکِ حسرت
جاتے ہیں جب مدینے ہندوستان والے

(۴)

میری رُوحِ رواں مدینہ ہے
دل مدینہ ہے جاں مدینہ ہے

ہے مدینہ مری نگاہوں میں
یہ نہ پوچھو کہاں مدینہ ہے

اللہ اللہ اس جگہ کا عروج
حسرتِ دو جہاں مدینہ ہے

کیوں نہ اس پر فدا ہوں دو عالم
جانِ کون و مکاں مدینہ ہے

اے مرے اضطرابِ قلب و جگر
مجھ کو لے چل جہاں مدینہ ہے

مرتبہ اس کا کوئی کیا جانے
مرکزِ عارفاں مدینہ ہے

کیا بتاؤں کسی کو میں بہزاد
میرے وردِ زباں مدینہ ہے

(۵)

کہئے جا صبا تو مدینے کی باتیں
یہی ہیں یہی میرے جینے کی باتیں

میں اس پر تصدق میں قربان اس پر
مجھے جو سُنائے مدینے کی باتیں

مجھے کیا زمانہ کی باتوں سے مطلب
یہ باتیں نہیں میرے جینے کی باتیں

کہئے جا مدینے سے اے آنے والے
محمدؐ کی باتیں مدینے کی باتیں

خدا تجھ کو دُنیا میں آباد رکھے
سُنا دے مجھے کچھ مدینے کی باتیں

مرے قلبِ بیتاب کو، کہنے والے
سکوں بخشتی ہیں مدینے کی باتیں

خدا دن وہ لائے کہ بہزادؔ سُن لوں
مدینے میں جا کر مدینے کی باتیں

(۶)

اے شہِ بیکس نواز کوئی نہیں چارہ ساز
ہم ہیں یہاں پر تپاں دُور ہے ہم سے حجاز

یادِ شہِ دوسرا ہم کو ہے صبح و مسا
یہ ہے ہمارا سجود یہ ہے ہماری نماز

دیجئے مجھ کو مُراد کیجئے دل میرا شاد
آپ ہیں ابرِ کرم آپ ہیں بندہ نواز

آپ کی تابانیاں آئینہ سامانیاں
دیکھ کے حیرت میں گم ہو گیا آئینہ ساز

یادِ دیارِ حبیب ہو گئی دلکو نصیب
اب نہ غمِ عقل و ہوش اب غمِ امتیاز

اب تو کرم کا ہی کام میری غرض ہے تمام
آپ سمجھ ہی چکے حسرتِ دستِ دراز

آپ پہ ہے حق فدا آپ ہیں حق پر نثار
اے شہِ دیں آپ ہیں صاحبِ ناز و نیاز

(۷)

مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ
الٰہی دکھا مجھ کو کوئے محمدؐ

الٰہی رہے قوتِ نطق جب تک
میں کرتا رہوں گفتگوئے محمدؐ

یہ بارِ گنہ یہ خطائیں یہ عصیاں
کہوں گا میں کیا روبروئے محمدؐ

ذرا اُمتِ زار کا حال کہنا
صبا جا رہی ہو جو کوئے محمدؐ

اگر پا برہنہ ہیں تو خوف کیا ہے
ہیں گُل اصل میں خارِ کوئے محمدؐ

ہے رنگِ محمدؐ زمانے پہ چھایا
بسی ہے زمانے میں بوئے محمدؐ

عبادت ہے بہزادؔ انھیں کی محبت
چلو اب چلیں سوئے کوئے محمدؐ

(۸)

شاہِ ہر دوسرا ہیں رسولِ خدا　　دہر کے رہنما ہیں رسولِ خدا
ان کا ارشاد سچ انکی ہر بات سچ　　حق یہ ہے حق نما ہیں رسولِ خدا
بعد ان کے نہ آئے گا کوئی نبی　　خاتمِ انبیا ہیں رسولِ خدا
ان کے در سے نہیں آتا خالی کوئی　　کانِ جود و سخا ہیں رسولِ خدا
ان کا شیدا ہے خود ربِّ کون و مکاں　　ہاں حبیبِ خدا ہیں رسولِ خدا
ان کا عرفاں ہو جسکو وہی ہے ولی　　مرکزِ اولیا ہیں رسولِ خدا

ان سے بہزاد آؤ کہیں حالِ دل
واقفِ مدعا ہیں رسولِ خدا

(۹)

رسولوں میں ممتاز و اکبر تمہیں ہو   پیمبر بھی مانے پیمبر تمہیں ہو
تمہاری تجلّی ہے کون و مکاں میں   حقیقت میں ماہِ منوّر تمہیں ہو
تمہیں نے دکھائی ہے راہِ حقیقت   تمامی عالم کے رہبر تمہیں ہو
کہو تو تمہیں رازِ دل کا بتا دوں   سنو حسرتِ قلبِ مضطر تمہیں ہو
بناؤ تو مرضی بگاڑو تو مرضی   کہ قسمت تمہیں ہو مقدر تمہیں ہو
تمہاری طرف ہے نظر عاصیوں کی   شفاعت کرو یومِ محشر تمہیں ہو

تمہیں تو ہو بہزاد کے دل میں پنہاں
مدینہ میں بھی جلوہ گستر تمہیں ہو

(۱۰)

نہ کیوں دل جگر ہوں رہینِ مدینہ
فلک ہے فلک ہے زمینِ مدینہ

دو عالم نہ کیوں اپنے سر کو جھکائے
دو عالم ہے زیرِ نگینِ مدینہ

تری عظمتوں پر زمانہ تصدق
ہیں قربان تجھ پر مکینِ مدینہ

ہماری بھی نظروں کو سیراب کر دے
ادھر بھی کرم مہ جبینِ مدینہ

ستارے تو کیا چاند کو شرم آئے
اگر دیکھ لے وہ حسینِ مدینہ

جو قسمت سے پاؤں وہاں تک رسائی
تو پلکوں سے جھاڑوں زمینِ مدینہ

تجھی میں مزہ ہے تجھی میں تڑپ ہے
نہ جا اے غمِ دل نشینِ مدینہ

اگر کوئی پوچھے تو یہ صاف کہہ دوں
مرا دیں ہے بہزاد دینِ مدینہ

(۱۱)

کہوں کیوں نہ ہر وقت ہائے مدینہ — مری زندگی ہے فدائے مدینہ

مرا قلبِ مضطر کِھلا جا رہا ہے — اِدھر آگئی کیسا ہوائے مدینہ

طفیلِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ — خدا ہم سبھوں کو دکھائے مدینہ

وہاں ہر قدم پر صبا لوٹتی ہے — بہاروں سے پُر ہے فضائے مدینہ

یہی آرزو دے دلِ مبتلا ہے — سُنا دے کوئی ماجرائے مدینہ

حقیقت میں ہے یہ مری زندگانی — برائے محمّدؐ برائے مدینہ

گدا تو ہے بہزادؔ مضطر یقینی
نہیں چاہتا کچھ سوائے مدینہ

(۱۲)

شاہِ دیں وجہِ دو سرا تم ہو
ہم غریبوں کا آسرا تم ہو

میری کشتی کو خوفِ طوفاں کیا
میری کشتی کے ناخدا تم ہو

تم حبیبِ خدائے برتر ہو
تم محمد ہو مصطفیٰؐ تم ہو

ذرّے ذرّے میں ہے تمہارا نور
مظہرِ ذاتِ کبریا تم ہو

حق ہے حاصل ہوئی تمہیں معراج
حاصلِ آیۂ دنیٰ تم ہو

کیوں نہ دامن بھرا نظر آئے
ہم فقیروں کا مدعا تم ہو

تم سے خالی نہیں ہے کوئی نفس
دلِ بہزاد کی صدا تم ہو

(۱۳)

خُدایا نئی زندگی چاہتا ہوں
فقط دل میں حُبِّ نبی چاہتا ہوں

مرے دل میں رہنے دے عشقِ محمدؐ
میں اے چارہ گر کب کمی چاہتا ہوں

مدینے کی گلیاں ہوں اور میرا سر ہو
میں اپنے میں یہ بیخودی چاہتا ہوں

ہر اک ذرہ جن پر کہے یا محمدؐ
وہ جلوؤں کی تابندگی چاہتا ہوں

محمدؐ ہو یا مصطفےٰ ہو کہ احمدؐ
ہر اک نقطہ پر بیخودی چاہتا ہوں

گذر جائے جو صرف یادِ نبیؐ میں
میں حق سے وہی زندگی چاہتا ہوں

ہو نامِ محمدؐ سے آغاز جس کا
میں بہزادؔ وہ شاعری چاہتا ہوں

(۱۴)

قلب کی التجا مدینہ ہے　　مقصدِ ہر دُعا مدینہ ہے

ذرّہ ذرّہ وہاں کا ہے گلشن　　ہاں عجب پُر فضا مدینہ ہے

کون ہے جو نہیں وہاں کا غلام　　دہر کا آسرا مدینہ ہے

کہہ رہے ہیں یہ دو جہاں والے　　نازشِ دو سرا مدینہ ہے

وہیں جلتے ہیں جبریل کے پر　　خود سمجھ لو کہ کیا مدینہ ہے

ہے ہر اک آئینہ کو حیرانی　　کس قدر باصفا مدینہ ہے

مجھ سے کیا پوچھتے اے بہزؔاد

ہاں مرا مدّعا مدینہ ہے

(۱۵)

نہ پوچھو کہ کیا ہیں مدینے کی گلیاں کسی کا پتہ ہیں مدینے کی گلیاں
ہر اک ذرّے پر ماہ و انجم تصدق بڑی پُرضیا ہیں مدینے کی گلیاں
وہاں کا ہر اک ذرّہ مشکل کُشا ہے مرا آسرا ہیں مدینے کی گلیاں
حقیقت نہ پوچھو حقیقت تو یہ ہے حقیقت نما ہیں مدینے کی گلیاں
جبیں میری جُھک جُھک کے یہ کہہ رہی ہے مرا مُدعا ہیں مدینے کی گلیاں
نگاہیں ہیں بیتابِ دیدِ مدینہ نظر کی دوا ہیں مدینے کی گلیاں
یہ بیمارِ ہجر نبی کو بتا دو کہ دارالشفا ہیں مدینے کی گلیاں
چلو سازو ساماں کی حاجت نہیں ہے اگر دیکھنا ہیں مدینے کی گلیاں
میں بہزاد وہ بندگی کر رہا ہوں کہ جن کا صلہ ہیں مدینے کی گلیاں

(۱۶)

سرورِ عالی مقام جانِ دو عالم ہو تم
نیک سیر نیک نام ہادیِ اعظم ہو تم

کون ہے ایسا بشر جو نہیں ممنونِ در
لطف کُن خاص و عام رحمتِ عالم ہو تم

مظہرِ ربّ ودود کیوں نہ پڑھیں سب درود
کیوں نہ پڑھیں سب سلام سب کے مکرم ہو تم

ذرہ و خورشید کیا مرکز و تمہید کیا
جان خواص و عوام لطفِ مجسم ہو تم

کیا یہ شجر کیا حجر کیا یہ ملک کیا بشر
کون نہیں ہے غلام شاہِ دو عالم ہو تم

تم پہ زمانہ نثار تم ہو جہاں کی بہار
تم سے ہے قائم نظام نازشِ آدم ہو تم

(۱۷)

ہر درد کا ہوتا ہے درمان مدینے میں   خالق کا بھی ہوتا ہی عرفان مدینے میں

خاکِ درِ اقدس پر رکھتی ہی جبیں دنیا   اس طرح نکلتے ہیں ارمان مدینے میں

ایماں کی فضائیں ہیں ایماں کی ہوائیں ہیں   ہوتا ہی غرض کامل ایمان مدینے میں

وحدت کی وہاں تابش رحمت کی وہاں بارش   بخشش کا ہماری ہی سامان مدینے میں

یہ میرا عقیدہ ہے یہ دل کا عقیدہ ہی   ہوتی ہی ہر اک مشکل آسان مدینے میں

پھر جاتے ہیں دن اسکے ملجاتی ہی جاں اسکو   جاتا ہی اگر کوئی بے جان مدینے میں

بہزاد گذرتے ہیں یوں زیست کے دن میرے

میں ہند میں رہتا ہوں ہی جان مدینے میں

(۱۸)

مرا مُدعا ہیں مدینے کی راہیں — مرا آسرا ہیں مدینے کی راہیں

پہونچ جانا منزل پہ مشکل نہیں ہے — کہ خود رہنما ہیں مدینے کی راہیں

مری مشکلیں مشکلیں کب رہی ہیں — کہ مشکل کشا ہیں مدینے کی راہیں

انھیں سے پہونچ جاؤنگا میں خدا تک — کہ راہِ خدا ہیں مدینے کی راہیں

نہ آنکھوں سے ہیں دور حُسنِ تصور؟ — نہ دل سے جدا ہیں مدینے کی راہیں

ہر اک ذرّے میں سو گلستاں چھپے ہیں — عجب پُرفزا ہیں مدینے کی راہیں

مجھے کھینچے لیتی ہیں بہزاد مضطر
نہ پوچھو کہ کیا ہیں مدینے کی راہیں

(۱۹)

کیوں نہ ہوں میں قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہاتھ میں ہے دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پھیلی ہوئی ہے ہر دو جہاں میں فرشِ زمیں پر کون مکانیں
خوشبوئے بستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے عطا کی معراج انکو بخشا شفاعت کا تاج انکو
اللہ اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قدموں میں تھی گو ان کے شاہی پر وہ تھے مستِ عشقِ الٰہی
فقر رہا سامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں ہی جہاں آئینہ ساماں کھل نہ سکیگا قلب پریشاں
دل تو ہے حیرانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آؤ چلو طیبہ ہو آئیں اپنا مقدر چل کے بنائیں
بن جائیں مہمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا ارمان کروں کیوں دنیا پر نہ آد مروں کیوں
کافی ہے ارمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۰)

تم کعبۂ دل تم قبلۂ جاں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں
تم جانِ نظر تم روحِ رواں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں
یہ چاند یہ سورج یہ تارے یہ کوہ و بیاباں یہ ذرّے
روشن ہیں تمہیں سے کون و مکاں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں
تم پنہاں ہو تم ظاہر ہو تم شافعِ یومِ آخر ہو
تم فخرِ رُسل تم فخرِ جہاں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں
کیا دشت و چمن کیا فرشِ زمیں کیا ہفتِ فلک کیا عرشِ بریں
تم ہی ہو یہاں تم ہی ہو وہاں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں
ہوتے ہیں یہ دو عالم رقصاں پڑھتی ہی درود اُس وقت زباں
آتا ہے تمہارا نام جہاں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں

تم عقدہ کشائے ہر دو سرا تم مرکزِ فکرِ دستِ گدا   اس کو بھی مدینہ کا ارماں رہتا ہے سدا مضطر گریاں
ہر شے پہ تمہارا ہے احساں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں   بہزادِ حزیں ہے نوحہ کناں سرکارِ دو عالم شاہِ زماں

(۲۱)

اے شہِ ہر دوسرا سرورِ دِ سلطانِ زماں۔ سُنئے فریاد و فغاں

دیدِ طیبہ کے لئے قلب ہی مجبورِ تپاں۔ ہے مجھے چین کہاں

دلمیں ہے درد سا آنکھوںمیں ہیں اشکِ پُرخوں۔ اسقدر غم ہی فزوں

عرضِ حالت کیلئے رہتی ہی بیچین زباں۔ ہائے ای دردِ نہاں

آپ چاہیں تو یہ مشکل ابھی آساں ہو جائے۔ دل کو تسکین ملے

کیجئے میری نگاہوں پہ ذرا سا احساں۔ ای شہِ کون و مکاں

آپ ہیں احمدِ مختار مدینے والے۔ جلوہ سب آپکا ہے

اُترا ہی آپکے اوپر ہی تو حق سی قرآں۔ دریں ماہِ رمضاں

آپ سُن لیتے ہیں ہر بیکس و مجبور کی آہ۔ آپ دیتے ہیں پناہ
آپکے ادنیٰ غلاموں میں تو میں نہزادہ ہوں میں۔ اور نا شاد ہوں میں

آپ کا چھوڑ کے در بولئے جاؤں میں کہاں دیجئے مجھ کو اماں
رحم کیجئے کہ یہی ایک ہی میرا ارماں۔ جس سی رہتا ہوں تپاں

(۲۲)

مرا راز کب مرا راز ہے اسے کس طرح رکھوں راز میں
مری زندگی مری آبرو تو ہے دستِ بندہ نواز میں
ہوا رازِ خاص بھی منکشف نہیں کچھ بھی پرتّن راز میں
جو چھپا تھا پردۂ راز میں وہ عیاں ہوا ہے حجاز میں
یہ جو پانچ وقت ہیں سر جھکے یہ جو بندے بندہ نما بنے
یہ اسی کے لطف کا فیض ہے کہ جھکے ہیں دل بھی نماز میں
یہ اسی نے پردہ اُٹھا دیا یہ اُسی نے سب کو بتا دیا
نہیں فرق ذرّہ و مہر میں نہیں فرق شاہ و ایاز میں
میں یہ سمجھوں مجھ کو عطا ہوئی نئی سرخوشی نئی زندگی
اگر ایک بار بھی جا ملے مجھے سرزمینِ حجاز میں

کوئی جانے کیا یہ حقیقتیں یہ حقیقتیں ہیں حقیقتیں
وہی نغمہ پردۂ قلب میں وہی نغمہ پردۂ ساز میں

صبا دردِ دل بہ حضور کہہ بہ قریب کہہ کہ بہ دُور کہہ
مرا حالِ زار ضرور کہہ جو گذر ہو تیرا حجاز میں

(۲۳)

محمدؐ کے دم سے ہے شانِ رسالت محمدؐ ہیں خود آسمانِ رسالتؐ

فضائے زمانہ پہ چھایا ہوا ہے بہار آشنا گلستانِ رسالتؐ

رسولوں میں ان کو ملی سربلندی محمدؐ ہیں بس آسمانِ رسالتؐ

رسالت ترے نام پر خود ہی نازاں میں قرباں ترے قدر دانِ رسالتؐ

نبی تو بہت سے زمانے میں آئے بڑھی ہے تجھی سے یہ شانِ رسالتؐ

ہے قرآن شاہد وحی خود ہے شاہد لسانِ خدا ہے لسانِ رسالتؐ

بلا لیجئے بہزاؔد کو بھی مدینے

کہ بہزاؔد ہے مدح خوانِ رسالتؐ

(۲۴)

مرے لب پہ ہو کیا سوائے محمدؐ　　مرے دل میں ہیں جلوہ ہائے محمدؐ

ہمیں خوفِ محشر بھلا کس لئے ہو　　ہمارا خدا ہے خدائے محمدؐ

نظر میں مری حسرتِ دیدِ طیبہ　　مرے دل میں موجِ ولائے محمدؐ

زباں پر محمدؐ محمدؐ نہ کیوں ہو　　مری زندگی ہے برائے محمدؐ

مری زندگی ہے محمدؐ کے ہاتھوں　　بگاڑے محمدؐ بنائے محمدؐ

زبانِ محمدؐ زبانِ خدا ہے　　ہیں حکمِ خدا حکم ہائے محمدؐ

وہ خود جانتے ہیں، خدا جانتا ہے

ہے بہزاد کو آسرائے محمدؐ

(۲۵)

زباں پہ جوں ہی آیا نامِ محمدؐ جھکا دل پئے احترامِ محمدؐ

مرے لب پہ میری زباں پر ہی ہر دم درودِ محمدؐ سلامِ محمدؐ

محمدؐ کے جلوں کے دریا بہے ہیں نہیں ہے کوئی تشنہ کامِ محمدؐ

مری روح کو حال کیونکر نہ آئے لیا ہے مرے دل نے نامِ محمدؐ

کلامِ خدا خود ہی اس کا ہے شاہد کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ

یہ حسرت ہے دل میں یہ ارماں ہے دل میں کوئی لے کے آئے پیامِ محمدؐ

یہی میری بہزادؔ بس بندگی ہے

لئے جاؤں دن رات نامِ محمدؐ

(٢٦)

جاتا ہے زمانہ طرفِ کوئے محمدؐ　　ہیں دونوں جہاں والۂ گیسوئے محمدؐ
اِس لمحۂ پُر کیف پہ صدقے یہ زمانہ　　جب لائے صبا نکہتِ گیسوئے محمدؐ
پُر نور نہیں مہر و مہ و ذرّہ و انجم　　ہے دہر میں تابندگیٔ روئے محمدؐ
دُنیا کی نگاہوں سے ہمیں واسطہ کیا ہے　　اپنی تو نگاہیں ہیں فقط سوئے محمدؐ
اے میرے خُدا اے مرے خالق مرے اللہ　　ہم کو بھی دکھا دے رُخِ نیکوئے محمدؐ
ہاں سوئے نگہ کے دیکھو تو ہر اک غنچہ و گُل کو　　ہر غنچہ و گُل دیتا ہے خوشبوئے محمدؐ

اک لفظ بھی کہتا نہیں ہیں اپنی زباں سے
بہزاد نظر ہے طرفِ کوئے محمدؐ

(٢٧)

محمدؐ پہ صدقے زباں ہو رہی ہے
انھیں کی یہ بس مدح خواں ہو رہی ہے

مجھے کیا بلاتا ہے کوئی مدینے ؟
مرے دل میں گویا اذاں ہو رہی ہے

صبا آرہی ہے مدینے سے ہوکر
کہ قسمت مری مہرباں ہو رہی ہے

چلو دیدِ طیبہ سے تسکین پائیں
وہاں کی زمیں آسماں ہو رہی ہے

مری آنکھ سے اشک جاری ہیں پیہم
مرے دل کی حالت عیاں ہو رہی ہے

نہ نالے ہیں لب پر نہ آہیں نہ شیون
زباں آجکل بے زباں ہو رہی ہے

مجھے اس کا بہزاد رونا ہے ہردم
مری زندگی رائیگاں ہو رہی ہے

(۲۸)

محبت میں اُن کی مدینے چلا ہوں   قسم زندگی کی میں جینے چلا ہوں

کنارے لگائیں گے انکو وہ خود ہی   میں ارماں کے لیکر سفینے چلا ہوں

ملیں مجھ کو کچھ تارِ انوارِ جلوہ   میں زخمِ غمِ ہجر سینے چلا ہوں

مدینے پہونچکر ہی کم ہوگی وحشت   کہ جیب و گریباں کو سینے چلا ہوں

ہے گھنگھور چھایا ہوا ابرِ رحمت   مئے عشقِ احمد کو پینے چلا ہوں

بذوقِ عقیدت بجوشِ عقیدت   تری سمت کو اے مدینے چلا ہوں

مُبارک ہو مجھ کو یہ خوابِ عبادت
میں بہزاد گویا مدینے چلا ہوں

(۲۹)

ہیں شہِ بحر و بر مدینے میں — کیا غریبی کا ڈر مدینے میں
چل کے ہونا نہ تو کہیں بیتاب — دیکھ اے چشمِ تر مدینے میں
ذرّے ذرّے میں ہے جمال اُن کا — مست ہے ہر نظر مدینے میں
کاش تا زندگی گذرتے رہیں — میرے شام و سحر مدینے میں
میں یہاں پر پڑا ہوں زار و نزار — دل ہے المختصر مدینے میں
کیا کبھی زندگی میں ممکن ہے — شب یہاں ہو سحر مدینے میں

ہے خدا سے یہی دُعا بہزاؔد
زندگی ہو بسر مدینے میں

(۳۰)

مدینے پہ چھائی بہارِ رسول مدینہ بنا جلوہ زارِ رسول

ہر اک اشکِ غم کہہ رہا ہے یہی نگاہوں کو ہے انتظارِ رسول

یہ دوزخ ہے کیا اور یہ کیا ہے بہشت کہ ہر شے پہ ہے اختیارِ رسول

ہیں معراج کی شب کے شاہد ملک تھا اللہ کو انتظارِ رسول

یہ قرآں جو احمدؐ پہ نازل ہوا ہے ہیں احکام پروردگارِ رسول

نہ ایماں پہ جاں دی نہ دیں پر مٹے کیا ہم نے کوئی نہ کارِ رسول

ہے بہزاد مضطر مری یہ دعا
الٰہی دکھا دے دیارِ رسول

(۳۱)

یہ فیضِ احترامِ رسالت مآب ہے — سب کی زباں پہ نامِ رسالتمآب ہے
ہے ساتھ میں درود بھی سجدہ ہو یا قیام — ہر بندگی بنامِ رسالتمآب ہے
مبنی ہے کُل کلام کلامِ اِلٰہ پر — قربان کیا کلامِ رسالتمآب ہے
ہر سمت فیضِ علم کے دریا بہا دیئے — کوئی بھی تشنہ کامِ رسالتمآب ہے؟
وہ گُل ہو یا کہ خار شجر ہو کہ وہ حجر — ہر شے کے لب پہ نامِ رسالتمآب ہے
قائم جو ہو چکا ہے وہ قائم ہے آج تک — واللہ کیا نظامِ رسالتمآب ہے

بہزادؔ آرزو ہے کہ آ کر صبا کہے
تیرے لئے پیامِ رسالت مآب ہے

(۳۲)

یہ دل کہہ رہا ہے کہ آتا ہے کوئی
مدینے سے پیغام لاتا ہے کوئی

زباں سے نکلتے ہی نامِ محمدؐ
نظر میں مری آ، سماتا ہے کوئی

مدینے کی گلیوں میں ہر ہر قدم پر
جبینِ محبت جھکاتا ہے کوئی

کہے جا صبا ؟ ہاں محمدؐ محمدؐ
کہ اس نام سے چین پاتا ہے کوئی

مری آنکھ میں آ ہی جاتے ہیں آنسو
مدینے کی جانب جو جاتا ہے کوئی

مدینے کو میں یہ خدا جانتا ہے
نہیں جا رہا ہوں بلاتا ہے کوئی

کوئی جانِ طیبہ سے بہزاد کہہ دے
بہت ہجر کا غم اٹھاتا ہے کوئی

(۳۳)

سُنئے اے سرکار ہمارے　　ہند میں کیا کریں ہم بیچارے
درد و الم نے گھیرا ہم کو　　کیا کریں ہم آفت کے مارے
آپ کے ہیں ہم سارے مُسلماں　　بگڑے مقدر کون سنوارے
دیکھ رہے ہیں حال ہمارا　　فرش کے ذرّے چرخ کے تارے
دیکھ نہ پائے ارضِ مقدس　　اپنی کوشش ہم کر ہارے
اب ہے سفینہ بیچ بھنور میں　　اس کو لگائے کون کنارے

آپ کا ہے بہزادؔ فسردہ
اور کو کیوں بہزادؔ پکارے

(۳۴)

کیجئے رحم اے شاہِ مدینہ ڈوب نہ جائے دل کا سفینہ

ہم کو جو غم ہے تو یہ غم ہے دیکھا نہیں دربارِ مدینہ

آہ بھری ہجرِ بطحا میں سیکھ لیا یہ ہم نے قرینہ

دولتِ ارماں دولتِ حسرت ان سے ہے مملو دل کا خزینہ

اُس کا مقدر اُس کی قسمت دیکھ لیا جس نے بھی مدینہ

یوں ہی رسُولوں میں شہِ انور جیسے خاتم پر ہو نگینہ

صبح و مسا بہزادؔ کہے جا

ہائے مدینہ وائے مدینہ

(۳۵)

مالکِ محشر شافعِ محشر ساقیٔ کوثر شافعِ محشر
سب سے معظّم سب کے مکرّم دہر کے سرور شافعِ محشر
دہر کے آقا دہر کے مولا ہادی و رہبر شافعِ محشر
صاحبِ قرآں صاحبِ فرقاں ختمِ پیمبر شافعِ محشر
نورِ مجسّم رحمتِ عالم ماہِ منور شافعِ محشر
مقصدِ دُنیا مقصدِ عقبیٰ بہتر و برتر شافعِ محشر

جانِ حزیں بہزاد کی نکلے
آپ کے در پر شافعِ محشر

(۳۶)

تم ہو شہِ دوسرا شاہِ عرب شاہِ دیں ۔ تم پہ دوعالم فدا شاہِ عرب شاہِ دیں
تم پہ فدا ہر نظر تم ہو شہِ بحر و بر ۔ تم ہو حبیب خُدا شاہِ عرب شاہِ دیں
تم ہو مری زندگی تم ہو الم تم خوشی ۔ تم ہو مرا مُدعا شاہِ عرب شاہِ دیں
کیا میں کروں عرضِ حال آپ سے ہی کچھ سوال ۔ کیجیے کچھ تو عطا شاہِ عرب شاہِ دیں
باعثِ ارض و سما صاحبِ جود و سخا ۔ مظہرِ ذاتِ خُدا شاہِ عرب شاہِ دیں
مرکزِ فکرِ فقیر منبعِ نورِ بصیر ۔ مقصدِ ہر اولیا شاہِ عرب شاہِ دیں

اس کی مٹیں مشکلیں اس کو ملیں راحتیں
جس نے بھی یہ کہہ دیا شاہِ عرب شاہِ دیں

(۳۷)

شاہِ ہُدا ہیں شاہِ مدینہ نورِ خدا ہیں شاہِ مدینہ

غم پانے والو حیران کیوں ہو غم کی دوا ہیں شاہِ مدینہ

ہر بات اُنکی عین حقیقت حق آشنا ہیں شاہِ مدینہ

نورِ مکمل حُسنِ مجسم شانِ خُدا ہیں شاہِ مدینہ

مانگ لو اِن سے مانگنے والو بحرِ سخا ہیں شاہِ مدینہ

رقص کناں ہیں دل کی دُعائیں جانِ دُعا ہیں شاہِ مدینہ

لب کی خموشی دیکھنے والو

دل کی صدا ہیں شاہِ مدینہ

(۳۸)

دہر کی وجہ نظام آپ ہیں — باعثِ ہر صبح و شام آپ ہیں

صاحبِ معراج ہیں آپ ہی — سرورِ عالی مقام آپ ہیں

آپ کی جانب ہی ہے ہر نظر — مرکزِ ہر خاص و عام آپ ہیں

ہم کو زمانہ میں ہو کیوں زیاں — لب پہ ہمارے مدام آپ ہیں

آپ کا ہر فعل ہے عینِ حق — نیک رُخ و نیک نام آپ ہیں

آپ پہ نازل ہوا ہے قرآں — مالکِ علمِ کلام آپ ہیں

ہوتی ہے ہم سے خطا پر خطا

اور ہمارے مدام آپ ہیں

(۳۹)

شاہِ ولایت شافعِ محشر　　آیۂ رحمت شافعِ محشر

اوّل و آخر باطن و ظاہر　　جانِ حقیقت شافعِ محشر

لطفِ سراپا خلقِ مجسّم　　عینِ مروت شافعِ محشر

رہبرِ اعلیٰ ہادیِ اعظم　　شمعِ ہدایت شافعِ محشر

دہر کے سرور ساقیِ کوثر　　مالکِ جنّت شافعِ محشر

فخرِ رسولاں نازشِ آدم　　ختمِ رسالت شافعِ محشر

لے کے چلی بہزاد کو طیبہ
آپ کی حسرت شافعِ محشر

(۴۰)

حاصلِ آیۂ دنا تیرے سوا کوئی نہیں
ناظرِ جلوۂ خدا تیرے سوا کوئی نہیں

کون و مکاں میں چارسو سبکو ہی تیری آرزو
بکی نظر کا منتہا تیرے سوا کوئی نہیں

حاصلِ یومِ اولیں مالکِ روزِ آخریں
خاتم و ختمِ انبیا تیرے سوا کوئی نہیں

جن و ملک ہوں یا بشر مہر و نجوم یا قمر
دونوں جہاں کا رہنما تیرے سوا کوئی نہیں

ذات ہے تیری عینِ ذات تجھ میں ہیں سب ہی صفات
حق تو یہ ہے کہ حق نما تیرے سوا کوئی نہیں

تو جو نہ ہوتا جلوہ گر آتا نہ کچھ ہمیں نظر
باعثِ خلقِ دوسرا تیرے سوا کوئی نہیں

محرمِ صادقاں ہے تو مقصدِ عارفاں ہے تو
مرکزِ چشم اولیا تیرے سوا کوئی نہیں

(۴۱)

حاصلِ دنیائے راز شاہِ عرب شاہِ دیں — سرورِ بندہ نواز شاہِ عرب شاہِ دیں

راہبرو پیشوا خواجۂ ہردوسرا — بیکسوں کے چارہ ساز شاہِ عرب شاہِ دیں

حضرتِ محبوبِ حق طالب و مطلوبِ حق — صاحبِ ناز و نیاز شاہِ عرب شاہِ دیں

آئینہ ہے دو جہاں آئینہ کون و مکاں — صورت آئینہ ساز شاہِ عرب شاہِ دیں

باطن و ظاہر بھی تم اوّل و آخر بھی تم — تم ہی ہو حق تم مجاز شاہِ عرب شاہِ دیں

بزم کے پروانے ہم بیخود و مستانے ہم — آپ ہیں پروانہ باز شاہِ عرب شاہِ دیں

کیا یہ کسی کو خبر تنگ ہے سب کی نظر
تم ہو میرے دل کا راز شاہِ عرب شاہِ دیں

(۴۲)

شاہ دیں شہ انام — پہونچے آپ پر سلام
آپ ہی کے فیض سے — ہے یہ دہر کا نظام
حق ہی آپ کے لئے — حق ہے آپ کا کلام
اسمِ اعظم اور کیا — صرف آپ ہی کا نام
سب کے پیشوا ہیں آپ — سب ہیں آپکے غلام
فکر جو نہ پا سکے — ہے وہ آپ کا مقام
رحم اے حضورِ ما — ہے غموں کا اژدہام
دیدِ ارضِ پاک کو — ہے نگاہِ تشنہ کام

ہے یہ میری التجا
ہو بخیر اختتام

(۴۳)

جانِ دو عالم شاہِ دیں　　سب سے معظم شاہِ دیں

رہبرِ کامل راہ نما　　ہادیِ اعظم شاہِ دیں

باعثِ تسکیں وجہِ خوشی　　قاطعِ ہر غم شاہ دیں

رہبرِ خضرؑ و موسیٰ نوحؑ　　نازشِ آدم شاہِ دیں

صاحبِ قرآں واقفِ الاہ　　ذاتِ مکرم شاہِ دیں

دہر کا ارماں جانِ جہاں　　حسرتِ عالم شاہ دیں

واقفِ رازِ کون و مکاں

حق کے محرم شاہِ دیں

(۴۴)

لبوں پہ دو جہاں کے ہے نامِ شاہِ دوسرا ‏ ‏ ‏ ‏ قسم خدا کی عرش ہے مقامِ شاہِ دوسرا

ہر ایک نکتہ جانِ حق عیاں عیاں لسانِ حق ‏ ‏ ‏ ‏ کلامِ حق کے بعد ہے کلامِ شاہِ دوسرا

مری زباں مرا دہن مرا قلم مرا سخن ‏ ‏ ‏ ‏ بہ ذکرِ شاہِ دوسرا بہ نامِ شاہِ دوسرا

کبھی نہ خود پہ پھولنا کبھی نہ حق کو بھولنا ‏ ‏ ‏ ‏ یہی تھا دو جہان کو پیامِ شاہِ دوسرا

نثار لطفِ عام کے نثار اس نظام کے ‏ ‏ ‏ ‏ بدل سکا نہ آج تک نظامِ شاہِ دوسرا

بنا دہ جانِ صادقاں بنا دہ روحِ عارفاں ‏ ‏ ‏ ‏ ہر آں کہ مست مست شد ز جامِ شاہِ دوسرا

یہی ہے میری التجا کہ اے خدائے دو جہاں
مجھے پکارنے لگے غلامِ شاہِ دوسرا

(۴۵)

اے صاحبِ شوکت صلِ علیٰ اے رہبرِ اُمت کیا کہنا
ہر سمت تجلّی ہے تری اے شمعِ رسالت کیا کہنا

ہر سانس تھی محوِ یادِ خُدا ہر بات تھی جانِ اللّٰہ
اس زہد و عبادت کے صدقے یہ شانِ عبادت کیا کہنا

دشمن پہ کرم دشمن پہ عطا دشمن کے لئے بھی لب پہ دُعا
اس شے کو سخاوت کہتے ہیں یہ رنگِ سخاوت کیا کہنا

ہے ذاتِ مقدس خیر بشر ہی آپکی جانب سب کی نظر
کیونکر نہ ہو فرقِ والا پر یہ تاجِ شفاعت کیا کہنا

دنیا کو کیا ہے صاحبِ دیں دنیا کو دیا ہے تاج و نگیں
اے ختمِ رُسل سبحان اللہ اے ختمِ رسالت کیا کہنا

کیا حور و ملک کیا جن و بشر کیا کون و مکاں کیا شمس و قمر
قربان ہے یہ دو عالم تم پر سر تاجِ نبوت کیا کہنا

یہ نعت پڑھوں جب جھوم کے میں انگشت شہادت چوم کے میں
بہزاد حزیں سب لوگ کہیں مداحِ رسالت کیا کہنا

(۴۶)

سارے عالم کی تمنا شہِ مکّی مدنی
میرے بھی دل کا سہارا شہِ مکّی مدنی

ہے یہی ایک تمنا شہِ مکّی مدنی
ہم نے دیکھا نہیں بطحا شہِ مکّی مدنی

ہر گھڑی رہتا ہوں میں مضطرِ دیدِ طیبہ
لُٹ چکی ہے مری دُنیا شہِ مکّی مدنی

بینوا ہوں میں خدارا مرا کاسہ بھر دے
شاہِ عالم شہِ والا شہِ مکّی مدنی

یہ مری زیست مری جاں مری عزت مرا علم
ہے ترے نام کا صدقہ شہِ مکّی مدنی

یہ مہ و انجم و خورشید بھلا کیا شے ہیں
آپ ہی سے ہے اُجالا شہِ مکّی مدنی

ابھی کر دیگا سفینہ مرا ساحل کے قریں
ایک ادنیٰ سا اشارہ شہِ مکّی مدنی

رات دن رکھتی ہے بہزاد کو مہجور و تپاں
یہ تمنائے مدینہ شہِ مکّی مدنی

(۴۷)

حضور سب کے پیشوا رسولِ کردگار ہیں
حضور تاج بخش ہیں حضور تاجدار ہیں

حضور وجہِ رنگ و بو حضور باعثِ نمو
حضور ہی چمن بھی ہیں حضور ہی بہار ہیں

حضور ہی کے فیض سے بہار کیف ریز ہے
ہوائیں عطر بیز ہیں فضائیں مشکبار ہیں

مئے حجاز میں کچھ ایسی کیفیت ہے ساقیا
کہ جس سے ہوشیار مست، مست ہوشیار ہیں

ہمیں زمیں سے کیا غرض ہے آسماں سے کیا غرض
غمِ جہاں سے کیا غرض حضور غمگسار ہیں

حضور یاد کیجئے ہمیں مُراد دیجئے
حضور شاد کیجئے کہ غم کے ہم شکار ہیں

حضور کیجئے رحمتیں مٹایئے یہ زحمتیں
حضور کے ہیں ہم غلام گو گناہ گار ہیں

(۴۸)

شاہِ دو عالم سُن لیجئے میری نوا میری فریاد
ہادیٔ اعظم سُن لیجئے رہتا ہوں میں ہر دم ناشاد

مجھ کو ہے طیبہ کا ارماں رہتا ہوں میں دن رات تپاں
میرے مکرم سُن لیجئے زندگی ہے میری برباد

کوئی نہیں میرا غمخوار کر دیا غم نے زار و نزار
نوح کے ہمدم سُن لیجئے رہتی ہی دل کو آپ کی یاد

آپ ہیں رحمتِ ہر عالم کس سے کہوں میں جا کر غم
لطفِ مجسم سُن لیجئے آنکھ ہے غمگیں دل ناشاد

آپ ہیں داتا میں ہوں گدا پھیلا ہوا ہے ہاتھ مرا
قائم و دائم سُن لیجئے دیجئے مجھ کو میری مُراد

میری نوائے نیم شبی میرا بیانِ دردِ دلی
حق کے محرم سُن لیجئے۔ اور مجھے کیجئے دل شاد

اور ہے حاصل ہر نعمت صرف ہی طیبہ کی حسرت
رحمتِ عالم سُن لیجئے تڑپے بھلا کب تک بہزاد

(۴۹)

لب پہ پھر آئی ہے فریاد رسولِ عربی　　کیجئے ہاں مری امداد رسولِ عربی

آپکی ذات ہر اک طرح سے ہے فخرِ زماں　　حق ہے ہر آپ کا ارشاد رسولِ عربی

تھک گئے ہند کے یہ روز و شب و شام و سحر　　سُنتے سُنتے مری فریاد رسولِ عربی

ہجرِ طیبہ میں نہیں ایک گھڑی مجھ کو قرار　　زندگی ہو گئی برباد رسولِ عربی

آپ کے ہاتھ میں ہے میرا چمن میری بہار　　تاک میں ہے مری صیاد رسولِ عربی

کوئی پیدا نہ ہوا کوئی نہ پیدا ہو گا　　آپ جیسا کرم ایجاد رسولِ عربی

بگڑی بہزاد کی للہ بنا دیں سرکار
کیوں پریشاں رہے بہزاد رسولِ عربی

(۵۰)

واقفِ رازِ ابتدا صلِ علیٰ محمدٍ
حاصلِ سرِ انتہا صلِ علیٰ محمدٍ

رحمتِ دو جہاں ہے جو وجہ ہیں وہ زماں میں جو
وہ ہیں حضورِ حق نما صلِ علیٰ محمدٍ

سب کی نظر کا مدعا باعثِ خلق دو سرا
یعنی حبیبِ کبریا صلِ علیٰ محمدٍ

دینِ مبین کا تخت و تاج کرتا ہے اپنے فخر آج
شاہِ امم شہ ہدا صلِ علیٰ محمدٍ

میری ہر اک نظر میں ہے میرے دل و جگر میں ہے
خاتم و ختم انبیا صلِ علیٰ محمدٍ

وجہِ مکان و لامکاں وجہِ زمین و آسماں
باعثِ خلقِ دو سرا صلِ علیٰ محمدٍ

اسکے لئے کہاں ہے غم اسکے لئے کہاں الم
جس کی زباں تک آگیا صلِ علیٰ محمدٍ

(۵۱)

حبیبِ کبریا سرکارِ بطحا جمالِ حق نما سرکارِ بطحا

محبِ دوسرا سرکارِ بطحا ہمارا آسرا سرکارِ بطحا

انہی کے دم سے ہے ایماں ہمارا ہیں دیں کے ناخدا سرکارِ بطحا

ہے دل میں یاد تو یادِ محمّد ہیں دل سے کب جدا سرکارِ بطحا

چلو ان سے کہیں دل کی تمنّا کہ ہیں شاہِ ہدا سرکارِ بطحا

ہیں انکے نور سے روشن فضائیں دو عالم کی ضیا سرکارِ بطحا

نہ ہو بہزاد کیوں بطحا منوّر
کہ ہیں شمس الضحےٰ سرکارِ بطحا

(۵۲)

آج کچھ کرنا ہے اظہار رسولِ عربی
سُنئے یا احمد مختار رسولِ عربی

آپکی اُمتِ عاصی ہے بڑی رحمت میں
ان میں ہر شخص ہے اب خوار رسولِ عربی

ان میں باقی ہے نہ عزت نہ تمدن و تقا
یہ تو سب ہو چکے بیکار رسولِ عربی

دولتِ دین ہے ان میں نہ تو دنیا باقی
ان میں ہر ذات ہے نادار رسولِ عربی

زندہ یہ ہیں تو مگر زیست کا کچھ لطف نہیں
زیست سے اب ہیں یہ بیزار رسولِ عربی

آپ کے حکم کو ان سب نے بھلایا ہے حضور
اس کا سب کرتے ہیں اقرار رسولِ عربی

یہ بُرے ہیں کہ بھلے آپکی اُمت ہیں ضرور
نگہِ لطف ہے درکار رسولِ عربی

آپ سے ہم نہ کہیں جا کے تو پھر کس سے کہیں
آپ عالم کے ہیں مختار رسولِ عربی

احمد پاک شہ دوسرہ ذیشاں مدد ے
قبلۂ دیں مدد ے کعبۂ ایماں مدد ے

(۵۳)

زیبِ فرشِ جہاں رسولِ خدا   زینتِ آسماں رسولِ خدا
بخشوائینگے ایک دن سب کو   حامیِ عاصیاں رسولِ خدا
بانیِ لفظِ کُن ہے ذات اُنکی   وجہِ کون و مکاں رسولِ خدا
واقفِ رازِ ابتدا بھی ہیں   ختمِ پیغمبراں رسولِ خدا
خالقِ دو جہاں بھی ہے راضی   ہیں اگر مہرباں رسولِ خدا
نورِ مہر و مہ کو اکب کیا   سب میں جلوہ کناں رسولِ خدا

دیکھنا ہے یہ ہم کو اے بہزاد
کب بلائیں وہاں رسولِ خدا

(۵۴)

محمدؐ پہ جو دل فدا کر رہا ہے ۔۔۔ وہی زیست کا حق ادا کر رہا ہے

الٰہی مدینے میں پہونچا دے ہم کو ۔۔۔ یہی قلبِ مضطر دُعا کر رہا ہے

یہ مہر و کواکب یہ ذرے یہ غنچے ۔۔۔ جو ہے آپ ہی کی ثنا کر رہا ہے

ارے دل برابر رٹے جا محمدؐ ۔۔۔ نمازِ محبت قضا کر رہا ہے

بچاتا ہے کشتی کو طوفاں کی زد سے ۔۔۔ ارے ناخدا تو یہ کیا کر رہا ہے

مجھے خوف طوفاں کا کوئی نہیں ہے ۔۔۔ جو کچھ کر رہا ہے خدا کر رہا ہے

میں بہزاد بیٹھا ہوں پھیلائے دامن
عطا کرنے والا عطا کر رہا ہے

(۵۵)

اے مرشدِ کامل صلی علیٰ اے ہادیِ اکبر کیا کہنا
دُنیا کو دکھائی راہِ خدا اے دہر کے رہبر کیا کہنا

ہر سمت تجلّی ہے تیری ہر قلب کو حاصل ہے سیری
اے ماہِ عرب اے مہرِ عجم اے ساقیِ کوثر کیا کہنا

وہ کون سی ہے نعمت ایسی جو تو نے نہیں ہم کو بخشی
اے ختمِ رُسل سُبحان اللہ اے شافعِ محشر کیا کہنا

ہے تیرے چمن کا رنگ نیا انداز نیا ہو ڈھنگ نیا
ہر غنچہ بجائے خود گُل ہے یثرب کے گُلِ تر کیا کہنا

سب تیری ضیا کا صدقہ ہے اک نور جہاں میں پھیلا ہے
تارے ہیں روشن صلِ علیٰ ذرّے ہیں منوّر کیا کہنا

جو آنکھ ہو تیرے نام پہ تر اُس آنکھ پہ صدقے قلب و جگر
جو سر کہ ہو تیری چوکھٹ پر اس سر کا مقدر کیا کہنا

ہر شعر میں دل کا حال لکھا جو دل پہ گزرتی تھی وہ کہا
بہزادِ حزیں کیا خوب لکھی یہ نعتِ پیمبر کیا کہنا

(٥٦)

سلام

السّلام السّلام

جانِ دینِ مُبیں واقفِ آنِ ایں فخرِ چرخ و زمیں

شاہِ عالی مقام السّلام السّلام

سرورِ مشرقین جدِّ پاک حسینؓ جانِ بدر و حنین

سرورِ ذی انام السّلام السّلام

سُنئے سلطانِ دیں دیکھا ایسا نہیں اسلئے ہوں حزیں

دیجئے اذنِ عام السّلام السّلام

(٥٧)

سلام

دو جہاں کے شہریار الصلوٰۃ والسّلام

دو جہاں کے پیشوا متقی و پارسا ہر نظر کے مُدعا
تاج بخش و تاجدار الصلوٰۃ والسّلام دو جہاں کے شہریار الصلوٰۃ والسّلام

صاحبِ ناز و نیاز واقفِ تفسیرِ راز عاصیوں کے چارہ ساز
مالکِ یومِ شمار الصلوٰۃ والسّلام دو جہاں کے شہریار الصلوٰۃ والسّلام

رحم کچھ فرمایئے ہم کو بھی بلوایئے وہ زمیں دکھلایئے
جس پہ صدقے ہے بہار الصلوٰۃ والسّلام دو جہاں کے شہریار الصلوٰۃ والسّلام

(۵۸)

سلام

سرورِ عالم شاہِ انام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

مالکِ جنت مالکِ دیں باعثِ رنگِ دینِ مُبیں واقفِ رازِ عرشِ بریں
کعبۂ مقصد عرش مقام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

مظہرِ ذاتِ ربِ کریم صاحبِ خیر دِخلقِ عظیم حاصلِ رنگِ لطفِ عمیم
جانِ فضائے بیتِ حرام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

روتا ہے ہردم بہزاد طیبہ کی خاطر ہے ناشاد دیجئے اُسکو اُس کی مراد
لیتا ہے ہردم آپ کا نام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

(۵۹)

سلام

میرا سلام کہنا بطحا کو جانے والے

قسمت بنانے والے نامِ شہِ ہُدیٰ پر سر کو جھکانے والے

فخرِ پیمبراں سے اِتنا پیام کہنا

میرا سلام کہنا

وہ شاہ دوسرا ہیں محبوب کبریا ہیں ہر دل کا آسرا ہیں

دنیا کے مہرباں سے اتنا پیام کہنا

میرا سلام کہنا

آخیر میں یہ کہنا بہزاد ہے فسردہ اس کو بلا لو بطحا

اس فخرِ دو جہاں سے اتنا پیام کہنا میرا سلام کہنا

(۶۰)

سلام

اَلسّلام اے دو جہاں کے تاجدار   اَلسّلام اے نورِ ذاتِ کردگار
اَلسّلام اے صاحبِ ناز و نیاز   اَلسّلام اے دردِ دل کے چارہ ساز
اَلسّلام اے پیشوائے دو جہاں   اَلسّلام اے خاتمِ پیغمبراں
اَلسّلام اے نازشِ کون و مکاں   اَلسّلام اے چارہ سازِ بیکساں
اَلسّلام اے شاہِ دیں خیر الانام   اَلسّلام اے سرورِ عالی مقام
اَلسّلام اے غمزدوں کی زندگی   اَلسّلام اے بےبسوں کی زندگی

اے رسُولِ حق شہِ بطحا مقام
آپ پر بہزاد کا پہونچے سلام